السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری عمر چالیس سال ہے، اڑھائی سال سے میں نے دینی تعلیمات پر باقاعدہ عمل شروع کردیا ہے، ایک نوجوان نے مجھ سے منگنی بھی کی ہے لیکن حیلے بہانے سے اس نے یہ کہتے ہوئے میرے ساتھ خلوت اختیار کرنے کی بھی کوشش کی ہے کہ تو تو میری بیوی ہے اور بعض اہل علم نے شہرت کے بغیر شادی کو جائز قرار دیا ہے اور اس بات کو بھی کہ شادی کا اعلان بعد میں کردیا جائے نیز امام مالکؒ کا مذہب ہے کہ ''جو شخص شہرت کے بغیر نکاح کرتا ہے، اسے رجم نہ کیا جائے''تو اس بارے میں کیا حکم ہے ۔ خصوصاًجب کہ میں تنہا رہتی ہوں اور میں نے اس نوجوان کو بھی منع کردیا ہے کہ وہ مجھ سے ملنے کےلئے نہ آیا کرے لیکن وہ کہتا ہے کہ تو میری بیوی ہے لہٰذا تو مجھے ملاقات سے کیوں منع کرتی ہے ؟ اور جب میں اس سے یہ مطالبہ کیا کہ اگر مجھ سے ملاقات کرنا چاہتے تو پہلے دو گواہ اور میرے والد صاحب کو بلالو(تاکہ نکاح کیا جاسکے) تو اس نے کہا کہ ہاں میں ایسے دو گواہ تلاش کرتا ہوں جو شادی کی اس خبر کو فی الحال چھپالیں تاکہ لوگوں کو معلوم نہ ہو کہ آپ میری بیوی ہیں اور پھر بعد میں میں خود ہی لوگوں کو یہ بتادوں گا ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ولی کے بغیر نکاح صحیح نہیں ہے، کسی کےلئے بھی یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ عورت کے عصبات (ورثاء) میں سے کسی ولی کی اجازت کے بغیر اس سے نکاح کرے ، شرعی ترتیب کے مطابق جو ولی عورت سے قریب ترین ہوگا وہ مقدم ہوگا، ولی کے بغیر نکاح فاسد اور غیر صحیح (غلط) ہے جیسا کہ کتاب وسنت سے ثابت ہے ، ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَلا تَنكِحُوا المُشرِكـٰتِ حَتّىٰ يُؤمِنَّ وَلَأَمَةٌ مُؤمِنَةٌ خَيرٌ مِن مُشرِكَةٍ وَلَو أَعجَبَتكُم وَلا تُنكِحُوا المُشرِكينَ حَتّىٰ يُؤمِنوا ... ٢٢١ ... سورة البقرة

''اور تم (اے اہل ایمان!) شرک کرنے والی عورتوں سے (اس وقت تک) نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں ۔ اور یاد رکھو!ایک ایماندار لونڈی، مشرک عورت سے کہیں زیادہ بہتر ہے، خواہ مشرک عورت تمہیں کیسی ہی بھلی لگے، اور (اسی طرح) ایماندار عورتوں کو مشرک مردوں کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں ۔''

اس آیت میں مومن مرد کو حکم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مشرک عورتوں سے شادی نہ کرو اور مومنہ عورت کے بارے میں فرمایا ہے کہ اسے مشرک کے نکاح میں نہ دو اور یہ اس لئے فرمایا کہ عورت کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اپنا نکاح خود کرے ۔ اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَأَنكِحُوا الأَيـٰمىٰ مِنكُم وَالصّـٰلِحينَ مِن عِبادِكُم وَإِمائِكُم ... ٣٢ ... سورة النور

''(اور اپنی (قوم) کی بیوہ عورتوں کے نکاح کردیا کرو اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں کے بھی جو نیک ہوں (نکاح کردیا کرو''

اس آیت میں بھی بیوہ عورتوں کے ولیوں کو یہ حکم ہے کہ وہ ان کے نکاح کردیا کریں ۔ نیز فرمان باری تعالیٰ ہے :

فَلا تَعضُلوهُنَّ أَن يَنكِحنَ أَزوٰجَهُنَّ إِذا تَرٰضَوا بَينَهُم بِالمَعروفِ ... ٢٣٢ ... سورة البقرة

''ان کو اپنے (پہلے) شوہروں کے ساتھ ۔ جب وہ آپس میں جائز طور پر راضی ہوجائیں ۔ نکاح کرنے سے مت روکو۔''

اگر نکاح کےلئے ولی کی اجازت شرط نہ ہوتی تو پھر اس کے نکاح سے روکنے کا کوئی اثر نہ ہوتا، نبی ﷺ نے فرمایا ہے :

((لا نکاح إلا بولی)) (سنن أبي داود)

''ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا ۔''

نیز نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے ۔

((لا تنكح الأيم حتى تستامر ولا تنكح البكر حتى تستاذن قالوا يا رسول الله وكيف إذنها ؟ قال : أن تسكت)) (صحيح البخاري))

''بیوہ عورت کا اس کے مشورے کے بغیر اور باکرہ (کنواری) کا اس کی اجازت کے بغیر نکاح نہ کیا جائے ۔ صحابہ کرامؓ نے کہا یا رسول اللہ! کنواری لڑکی کس طرح اجازت دے گی ؟ آپ ﷺ نے فرمایا! اس کا خاموش رہنا ہی اس کی اجازت ہے ۔''

لہذااس آدمی کی اس بات سے جس نے حیلے بہانے سے خلوت اختیار کی ہے اوراس عورت سے کہا ہے کہ ''تو میری بیوی ہے'' یہ عورت اس کی بیوی نہیں بن جائے گی۔ بلکہ ضروری ہے کہ نکاح کےلئے ولی سے اجازت لی جائے، جہاں تک نکاح کی شہرت واعلان کا تعلق ہے تواس کے متعلق علماء میں اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کا یہ مذہب ہے کہ نکاح کےلئے اعلان ضروری ہے جبکہ بعض دیگر کی یہ رائے ہے کہ بجائے اعلان کے شہرت ہی کافی ہے لیکن صورتحال جو بھی ہواس آدمی کا یہ دعویٰ بالکل جھوٹا اور (غلط) ہے کہ یہ عورت اس کی بیوی ہے، اس دعویٰ کی کوئی شرعی بنیاد نہیں ہے۔ لہذا اس عورت کےلئے بھی یہ واجب ہے کہ وہ اپنے وارثوں سے رابطہ قائم کرے تاکہ وہ اسے میل جول سے منع کریں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح : جلد 3 صفحہ 165

محدث فتویٰ